فون نمبر ۲۶۱۳۵ ۷۰۸۶ رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۷۶

حب الوطن من الایمان

کاکوری اخبار

پندرہ روزہ ۱۵

ایڈیٹر ڈاکٹر سید احمد علوی نسیم

سالانہ دستی صرف چار روپے للعہ
فی پرچہ اٹھارہ پیسے ۱۸

ترسیل زر کا پتہ

۱۔ محمد حسین بخش علوی کاکوروی منیجر کاکوری اخبار ۳۲ امین آباد لکھنؤ
۲۔ مبارک بک ڈپو نمبر ۱۲ روڈ مقابل ڈینسو ہال کراچی نمبر ۱

خبروں اور مضامین کے سلسلے میں خط و کتابت ایڈیٹر سے اور مالی و انتظامی امور میں منیجر سے کی جائے۔

جلد نمبر ۳ | یکم نومبر سنہ ۱۹۶۳ء مطابق ۲۵ جمادی الثانی سنہ ۱۳۸۳ھ | شمارہ نمبر (۴)

نعت شریف

یہ نعت شریف جناب حیات وارثی صاحب لکھنوی نے انجمن غلامانِ رسول کاکوری کے نعتیہ مشاعرہ میں پڑھی تھی جس نے بہت داد تحسین حاصل کی۔ اسی بنا پر ہم صفحۂ اول پر دے رہے ہیں تاکہ ناظرینِ اخبار بھی اس سے لطف اندوز ہو سکیں۔ (ایڈیٹر)

پشت پر مہرِ نبوت سر پہ سہرا نور کا
دیکھئے کس حسن سے آیا ہے نوشا نور کا

نور کا ہر بام و در ہے گوشہ گوشہ نور کا
ہے دیارِ مصطفیٰ میں ذرہ ذرہ نور کا

گنبدِ خضرا ہے وہ سرچشمۂ حسن و جمال
جالیوں سے آج بھی بہتا ہے دریا نور کا

آ رہی ہے یہ عرب کے ریگزاروں سے صدا
مژدہ باد اہلِ جہاں آیا زمانہ نور کا

ہے رگ و پے میں یہ آخر کس کی الفت موجزن
پھوٹا پڑتا ہے ہمارے دل سے چشمہ نور کا

المدد اے جذبِ دل جوشِ عقیدت المدد
کعبۂ دل میں اٹھا لاؤں مدینہ نور کا

چاند سجدے میں گرے جھک جائے تاروں کی جبیں
آج بھی گر دیکھ لیں وہ روئے زیبا نور کا

دونوں عالم آج تک ہیں غرقِ دریائے جمال
وادیٔ بطحا میں کب چمکا تھا تارا نور کا

ساکنانِ عالمِ بالا ہوں یا اہلِ زمیں
اہلِ نسبت میں ہوا کرتا ہے چرچا نور کا

کیا ہو وصفِ چاریار و پنجتن اب اے حیاتؔ
اک رباعی نور کی ہے اک خمسہ نور کا

کیا پھر لکھنے کی ضرورت ہے

ہر خریدار اخبار جانتا ہے ہر شخص واقف ہے کہ اخبار کا سال ستمبر میں ختم ہوتا ہے۔ جس کو ڈیڑھ ماہ گزر چکا۔ بہت سے حضرات ایسے ہیں جنھوں نے مسلسل اخبار منگوایا ہے مگر چندہ دینے کی زحمت گوارہ نہیں فرمائی یا ضروری تصور نہیں کیا۔ اخبار کا جو سرمایہ وصول ہوتا ہے وہ اسی میں لگتا رہتا ہے۔ اتر پردیش یا پاکستان میں کم وصول ہونے پر اخبار کی زندگی کیسے برقرار رہ سکتی ہے۔ اس پر کسی ہمدرد نے کبھی توجہ نہیں کی۔ ہم نے ابتدائی پرچوں کی روانگی میں اب کی اتنی جسارت ضرور کی ہے کہ چند ان حضرات کا پرچہ روک دیا جن پر دو سال کا چندہ بقایا ہے۔ شاید انھیں کچھ احساس ہو۔ ورنہ آئندہ ان کے اسماء گرامی آپ کے سامنے پیش کر دیئے جائیں گے تاکہ ناظرین دیکھ لیں کہ ہمارے بھی ہیں مہرباں کیسے کیسے۔ ہمیں تو اس کا بھی یقین ہے کہ ان پر شاید اس کے بعد بھی کوئی اثر نہ ہو۔ اور بقایا یہی حساب دوستاں در دل میں سوخت ہو جائے۔ ہمیں کمیٹی کی طرف سے یہی احکام ملے ہیں کہ ہم ان حضرات کے اخبار روک لیں جنھوں نے اخبار منگا تو لیا اور دیکھتے بھی رہے مگر اس کی بقا کا خیال نہ رکھا۔ اخلاقی اعتراضات منیجر اور ایڈیٹر پر کر دینا آسان ہے خود اخلاقی مجرم بننا۔ دو دو سال چندہ نہ ادا کرنا شاید اخلاقی جرم نہیں۔ بہر نوع ہمارا کام یاد دہانی کرنا اخبار کی مالی مشکلات کا آپ کے سامنے رکھ دینا اخبار کی زندگی کو خطرے سے بچانے کی استدعا کرنا ہے کوئی اور ضابطہ نہیں۔ خریداران اخبار پر ایسی حالت میں کیا اثر ہونے کی امید کریں۔ جب ہم دیکھتے ہیں خود کمیٹی انتظامیہ کی طرف سے اپیل کی جا چکی اس کا خاطر خواہ اثر ہونا درکنار ایسے حضرات کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگی۔

مراسلات

کموڈور محمد آصف صاحب علوی تحریر فرماتے ہیں یکم اکتوبر کی اشاعت میری نظر سے گذری میرے متعلق جن صاحب نے "ستارۂ خدمت" کی خبر دی ہے ان کو شاید یہ بات نہیں معلوم تھی کہ میں نیوی سے ریٹائرڈ نہیں ہوا ہوں بلکہ نیوی سے آن ڈیپوٹیشن مرین اکیڈمی آیا ہوں۔ آپ اخبار میں اس کی تصحیح فرما دیں۔

افتخار احمد صاحب صدیقی بجنوری تحریر فرماتے ہیں کہ دو ماہ ہوئے چھٹی پر کراچی آیا تھا تاکہ اعزاء سے ملاقات ہو سکے لکھنؤ حاضری کا ارادہ بھی تھا تاکہ آستانہ شریف اور والد محترم کی قدمبوسی حاصل کر سکوں۔ مگر ایک تو حالات نے اور پھر حکومت ہند کی پابندیوں نے اجازت نہ دی۔ دوسرے صحت بھی یہاں آکر ٹھیک نہیں رہی اب انشاء اللہ ۲۰ اکتوبر کو کویت روانہ ہو رہا ہوں۔ اب دیکھئے کب موقع ملے۔ انشاء اللہ کویت سے ہندوستان آنے کی کوشش کروں گا اللہ آپ لوگوں کو صحت اور تندرستی کے ساتھ دائم و قائم رکھے آپ لوگ خاندان و ملک کی خدمت بحسن و خوبی ادا کر رہے ہیں۔ والسلام۔

اہم اپیل

قبرستان بکلو اباغ (متصل تکیہ شریف) کا شرمناک و عبرتناک قضیہ

بکلو اباغ حضرت شیخ عبدالرحمٰن من احفاد حضرت مخدوم نظام الدین قاری نے شہنشاہ عالمگیر کے دور میں خریدا تھا جس کو انھوں نے اور ان کی اولاد نے اپنی آخری قیام گاہ (قبرستان) قرار دیا. جو آج تک اسی مقصد کے لئے وقف رہی ہے اس سرزمین پر آج بھی بڑے بڑے مشاہیر علماء، فضلاء، اولیا، اللہ، صالحات و طیبات آسودہ خواب ہیں. عبدالرحمٰن میاں کی اولاد نے اس سرزمین کو کبھی بھی دنیوی منفعت کے لئے استعمال نہیں کیا. اگرچہ سرکاری کاغذات میں ہمیشہ تمام شرکا کے نام حسب حصہ درج ہوتے رہے اس اراضی قبرستان کے نگران و منتظم بحیثیت خاندان کے بزرگ و نیز بڑے حصہ دار ہونے کے پہلے شیخ الطاف حسین صاحب و حاجی اکرام حسین صاحب رہے ان کے بعد اسی حیثیت سے منشی مشکور علی صاحب کو سب خاندان والوں نے منتظم رکھا. چند سال سے بوجہ علالت وہ معذور ہیں ادھر چند سال سے کاغذات دیہی میں خدا معلوم کس طرح تنہا سماۃ التفات النساء صاحبہ بیوہ حافظ اکرام علی شاہ صاحب کا نام پٹواری نے بغیر وغیرہ کے درج کر دیا یا کرا لیا گیا) اور دیگر صدہا شرکاء کے نام حذف کر دیئے جس کا علم ہم لوگوں کو نہ ہو سکا. حافظ اکرام علی شاہ صاحب کے دونوں بیٹوں حافظ راشد علی و صابر علی صاحبان نے اس غلط اندراج سے ناجائز فائدہ اٹھا کر ان کی بہن حسیب النساء صاحبہ سے ایک فرضی بیعنامہ پورے قبرستان کا (حالانکہ سماۃ کا حصہ صرف نو کرانت یعنی ایک پائی سے کم ہے) اپنے نام لکھوا لیا اور قبرستان کے مغربی حصہ پر بالجبر ہل چلوا دیا جس سے ان قدیم قبروں کو جو اس زمین پر بہت بوسیدہ حالت میں

تھیں سخت نقصان پہنچا جب شاہ صاحبان کو اس شرمناک اقدام سے روکنے کی کوشش کی گئی تو وہ آمادہ فساد ہو گئے اور لاٹھی ڈنڈوں سے مسلح ہو گئے. ہم لوگوں نے بہت کوشش کی کہ جنگ ہنسائی نہ ہو اور کسی طرح یہ شرمناک قضیہ سلجھا دیا جائے. ڈاکٹر مصطفےٰ حسن صاحب علوی اور محمد کامل خاں صاحب چیرمین ٹاؤن ایریا کاکوری نے ان سے ملکر گفتگو کی اور سمجھایا. آخر میں ہم نے یہ بھی چاہا کہ کاکوری کے مسلمانوں کا عام اجتماع کر کے سلف پر اس کا فیصلہ رکھ دیا جائے لیکن مصالحت و افہام و تفہیم کی ہر کوشش بے سود رہی. اب راشد علی و صابر علی صاحبان کا ارادہ قبرستان پر قبضہ کرنے اور اس کے درختوں کو فروخت کرنے کا ہے نیز یہ بھی اعلان ہے کہ اب کسی کو دفن نہیں ہونے دینگے اگر آپ حضرات نے اب بھی خاموشی اختیار کی تو ان ہزارہا قبروں کا بھی وہی حشر ہونے والا ہے جو ان قبروں کا ہو چکا ہے. اب بجز اس کے آپ حضرات کو مطلع کرنا ہمارا فرض ہے اس لئے کہ آپ اس اطمینان میں ہوں گے کہ آپ کے اسلاف کے مزارات کے نگران مشکور علی صاحب ہیں. کیا آپ کی غیرت و حمیت یہ گوارہ کرے گی کہ آپکے اسلاف کے سینوں پر ہل چلایا جائے ان کی قبریں مسمار کی جائیں ان پر کاشتکاری کی جائے ان کی مبارک و مقدس ہڈیاں کھاد بنائی جائیں یقیناً ہرگز نہیں. ہم آپ ایسے ناخلف بے شرم نہیں ہو سکتے. ہم ہرگز اس کو برداشت نہیں کر سکتے کیا ہمارے اور آپ کے ضمیر ایسے مردہ ہو گئے ہیں کہ اسلاف کے مزارات مسمار و برباد ہوں اور ہم اپنی بے دردی و بیچارگی سے مجبور ہو کر یہ سب تباہ کاریاں دیکھتے رہیں. ہمارا اور

آپکا خاموش رہنا انتہائی خطرناک حقیقت ہوگی جس کو ہمارے اسلاف کبھی معاف نہ کرینگے اور ہماری آئندہ نسلیں ہماری اس بے حمیتی کو کیا سمجھیں گی۔ کل ہم اپنے اسلاف کو کیا منہ دکھائیں گے کیسے آنکھیں چار کریں گے اُٹھئے اور جلد اٹھئے اپنی اور اپنی اسلاف کی آخری آرامگاہ کی حفاظت میں دامے درمے قدمے مدد کیجئے۔ پاکستانی حضرات سے استدعا ہے کہ اس سلسلے میں جلد مدد کریں اور الحاج مولوی محمد حسن صاحب علوی مبارک بلڈنگ دمینسو ہال کراچی کو یا حکیم نثار احمد علوی ۲۲/ۓ/۱ ناظم آباد کراچی کو عنایت فرمائیں۔ ہندوستانی حضرات اڈیٹر کاکوری اخبار یا محمد حسین رضا صاحب شمس علوی انوار بک ڈپو امین آباد لکھنؤ کے پتہ پر روانہ فرمائیں۔ اس سلسلے میں جو حضرات جتنی امداد و توجہ کرینگے ان کا نام مع حساب دکارروائی مقدمہ سے آئندہ سب کو مطلع کیا جاتا رہے گا۔ آج اگر دوسری قوم کا کوئی شخص ایسی شرارت و بدنفسی کرتا تو کتنا ہنگامہ ہو جاتا۔ آخر میں میں حافظ وقاری داشد علی شاہ و صابر علی شاہ اخلاف ضامن علی شاہ صاحب سے یہ ضرور دریافت کرونگا کہ کیا آپ اُن ہی اسلاف اولیاء اللہ کی اولاد میں ہونے کے مدعی ہیں جنھوں نے کبھی بڑے بڑے علاقوں اور گاؤں گرانوں کی طرف نظر اٹھا کر نہ دیکھا جنھوں نے مہاراجہ ٹکیت رائے و دیگر امراء کے نذر کئے ہوئے علاقوں کو ٹھکرا دیا۔ آپ نے نیت خراب کی وہ بھی مشترک قبرستان پر ہائے افسوس • فاعتبروا یا اولی الابصار • یہ یاد رکھئے کہ بزرگوں کی استخوان فروشی کی عادت کے ساتھ اب آپ کا بزرگوں کی استخوان خوری کا شوق عاقبت کے ساتھ دنیا بھی بگاڑ دے گا۔ ہم نے مانا کہ آپ کو عاقبت کی فکر نہیں دنیا ہی سنوار لیجیے ہم محض آپ کی غیرت و عبرت کیلئے ایک واقعہ لکھتے ہیں شاید اللہ ہدایت دے (اگرچہ امید نہیں) ۱۲۔۱۳۔۱۹ء میں حضرت مولانا حافظ شاہ علی حیدر قلندر قدس سرہٗ نے ایک آراضی رن بی بی مسماۃ التفات النساء حبیب النساء صاحبہ سے جانب شمالی تکیہ شریف لب سڑک خریدی، اور اس کو اپنی مسلم اسلاف کے قبرستان کے لئے مخصوص فرما دیا۔ اس آراضی پر پہلے ہیرا لال چمار کاشت کرتا تھا چنانچہ جب ابالیشن ہوا تو گورنمنٹ نے وہ کل آراضی ہیرا لال چمار کی ملکیت قرار دیکر اس کے نام لگان تشخیص کردی جو کئی سال تک وہ ادا کرتا رہا (اگرچہ موجودہ صاحب سجادہ مدظلہ نے وہ رقم اس کو دیدی) ہیرا لال نے خود عدالت میں حاضر ہو کر یہ درخواست دی کہ اور یہ بیان دیا کہ اس زمین سے مجھکو کوئی تعلق نہیں اور نہ یہ میری ملکیت ہے یہ زمین حضرت صاحب کی ہے اور مسلمانوں کے قبرستان کے لئے ہے عدالت نے گناہ اس کو درج کر دیا۔ اس کے بعد اس کا نام خارج کیا۔ اس کارروائی میں اڈیٹر کاکوری اخبار نے ہی منجانب سجادہ مدظلہ پیروی کی تھی۔ شرم کیجئے اور سوچئے کہ قابل صد آفرین داستائش وہ چمار ہے یا آپ اس کا یہ فعل و نیک نیتی قابل تقلید و شمع راہ ہو سکتی ہے یا آپ کی یہ شرمناک بدنیتی۔ یہ معاملہ صرف مشکور علی و سعید احمد کا نہیں ہے بلکہ سیکڑوں خانوادوں کا معاملہ ہے بلکہ اتو قانون شریعت کے تحفظ کا معاملہ ہے۔ اس سلسلے میں ہم کو بھائی رشید احمد عباسی داماد حافظ اکرام علی شاہ صاحب سے بھی شکوہ ہے کہ انھوں نے کیسے اپنی بیگم صاحبہ کو ایسے ناجائز و شرمناک اقدام کی اجازت دی جب کہ ہم دو بار ان کو حالات سے مطلع کر چکے اور اگر بفرض محال ان کی لاعلمی میں یہ ہوا ہے تو اب بھی وقت ہے کہ وہ تشریف لاکر تحقیق و تفتیش کر کے اس بدعت آلودہ فعل سے الگ رہیں ورنہ دیدہ و دانستہ ان کی چشم پوشی ان کے دامن کو بھی داغدار کر رہی ہے۔

میرا تخاطب آپ حضرات سے ہے :۔

الحاج مولوی محمد حسن صاحب علوی۔ الحاج مولانا مصطفےٰ حسن رضا صاحب علوی الحاج احسن مجتبیٰ صاحب علوی جناب مولانا شاہ مصطفےٰ حیدر رضا صاحب قلندر مدظلہ۔ حافظ شاہ مجتبیٰ حیدر صاحب مولوی شاکر علی صاحب مولوی ساجد علی رضا صاحب محمد عارف رضا صاحب عبدالحی صاحب ریوا۔ شاہد حسن صاحب ماجد حسن رضا صاحب۔ طاہر محسن صاحب خلیق احمد علوی مشیر احمد صاحب علوی بشیر احمد صاحب۔ صغیر احمد صاحب احمد محسن صاحب علوی ڈاکٹر مشتاق احمد صاحب۔ خلیق احمد رضا صاحب علوی۔ اقبال احمد صاحب علوی۔ انفعال احمد صاحب علوی۔ انصار احمد صاحب علوی۔ رفیق احمد صاحب سعیدہ خاتون صاحبہ۔ منظور علی صاحب مشکور علی رضا صاحب عزیز علی رضا صاحب سراج احمد صاحب انوار احمد صاحب سرفراز احمد صاحب حکیم نثار احمد صاحب انعام احمد صاحب احسان احمد صاحب کرم احمد صاحب آرزو۔ لطفی علی صاحب ذکی علی صاحب جمیل احمد صاحب امین احمد صاحب لطیف احمد صاحب اہلیہ محمد احمد صاحب اقبال علی صاحب شیخ اعجاز صاحب غلام حسنین حیدری صاحب محمود رضا صاحب

صاحبزادگان مجتبیٰ صاحب محمود احمد صاحب عباسی (آپ کے والدین کے مزارات بھی اسی قبرستان میں ہیں)۔ (امید ہے نام ابھی اس فہرست میں اضافہ ہوں گے۔
منجانب منتظم قبرستان تکیہ شریف کاکوری

الکشن نے ایک اور پلٹا کھایا ـــ!

۱۰ اکتوبر ۱۰ بجے رات کو ذمہ داران جن سنگھ پارٹی کاکوری آئے تھے جبکہ دوسرے دن ۱۱ر کو نامزدگیاں ہونا تھیں کوشش یہ تھی کہ جن سنگھی ٹکٹ وہ لوگ لے لیں جن پر جھینوں سے ڈورے ڈالے جا رہے تھے ورغلایا جا رہا تھا لطیفہ یہ رہی کہ ان کا بھولا بھالا امیدوار بے چون وچرا اپنے ہاتھوں اپنے پاؤں میں کلہاڑی مارے گا یہاں دنیا کی ملامت کسی حد تک خون میں حرارت پیدا کر چکی تھی۔ سنا ہے کہ پارٹی ٹکٹ لینے سے جب انکار کیا گیا تو ڈاکٹر رام سروپ صاحب کے یہاں براجمان ہوئے۔ ڈاکٹر رام سروپ صاحب تجربہ کار جہاں دیدہ کھیلے کھائے ہوئے ہمارے ساتھی ہیں۔ ایک ہی دن پیشتر وہ دوران گفتگو میں بتا چکے تھے کہ فی الحال ارادہ نہیں ہے مگر خدا جانے کیا جادو پھونکا گیا کہ دوسرے دن ہمیں یہ اطلاع ملی کہ ڈاکٹر صاحب بھی نامزدگی کے لئے جا رہے ہیں۔ ہماری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی جب خود ڈاکٹر صاحب نے یہ بیان کیا کہ پارٹی والے آئے ضرور تھے چائے ناشتہ بھی ہوا تھا مگر میں نے ٹکٹ لینے سے انکار کر دیا۔ اور اب ستنتر (آزاد) کھڑا ہو رہا ہوں۔ جہاں تک امیدواری اور الکشن کا تعلق ہے ہر عاقل و بالغ اس کا حق رکھتا ہے کہ اپنی رائے کا صحیح استعمال کرے اور جو حق رائے دہی رکھتا ہے وہ ممبری یا چیرمینی کے لئے کھڑا بھی ہو سکتا ہے۔ اور نامزدگیاں سیکھو بھی ہو چکیں۔ اب ہم اپنے ساتھیوں اور دوستوں اور بھائیوں کو بتا دینا چاہتے ہیں کہ اب زمانہ منزلوں آگے بڑھ چکا ہے کسان اور مزدور کو کانگریس ستنتر بنا کر گھاگ بنا چکی ہے عوام غلط تجربوں سے اتنا ہوشیار و چالاک ہو چکا ہے کہ یہ کہنا مشکل ہے کہ آسانی سے ورغلایا یا مشتعل کیا جا سکتا ہے۔

جن سنگھ دونوں کو سپورٹ کرے گی

نامزدگی کے دن ہم نے جو کچھ دیکھا وہ یہ تھا کہ جن سنگھی ذمہ دار ہر امکانی امداد دے رہے تھے گوبند پرشاد ودیدی اہم رول ادا کر رہے تھے بلکہ پارٹی کے امیدواروں کے ساتھ ساتھ پرچے داخل کرا رہے تھے۔ اسے جوڑنے کل ۱۲ر اکتوبر کو نام واپس لینے کی آخری تاریخ تھی جن سنگھی امداد کا کھلا مظاہرہ سامنے آ گیا۔ نشان ملنے کا وقت آیا تو ایک جن سنگھی وکیل صاحب کھلی امداد دے رہے تھے بلکہ انتھک بحث کی۔ واقعہ یہ تھا کہ محمد کامل خاں نے اپنا نشان ہاتھ پہلے ہی دیدیا تھا تحسین علی صاحب عباسی نے بھی ہاتھ کا پنجہ لکھا تھا۔ جو سرکاری نشانات میں نہ تھا۔ جب قانونی بحث کی ضرورت پڑی تو مجبوراً محمد کامل خاں کو بھی دلیل کرنا پڑا۔ آخر کار فیصلہ کامل خاں کے حق میں رہا۔ اور ان کا چناؤ نشان پنجہ رہا۔ تحسین علی صاحب کا چناؤ نشان سائیکل اور رام سروپ جی کا چناؤ نشان سورج قرار پایا۔ یہ لوگ سب لکھنؤ سے واپس آ رہے تھے کہ جن سنگھ کی دفتری جیپ بعد مغرب ذمہ داران کو لیکر آئی۔ ۱۰ یا ۱۱ بجے رات تک سنا جاتا ہے کہ ... صحیح پوزیشن کیا ہے اس کا پتہ لگانے کی کوشش بھی کی گئی۔ بہرحال اب اس میں کسی شک وشبہ کی کوئی گنجائش نہیں رہی کہ دونوں نئے امیدواروں کو جن سنگھ کی مکمل سپورٹ حاصل ہے۔

تعجب ہے کہ جن سنگھی سورما ساتھ ساتھ ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں ممکن ہے دو تین پہلے کچھ اور حضرات لکھنؤ سے آئیں ہمارا دونوں حضرات سے دوستانہ مشورہ ہے کہ جذباتی کارکنوں کو قابو میں رکھنے کی کوشش کریں۔

حالاتِ وطن

انجمن غلامانِ رسولؐ کا سالانہ جلسۂ سیرت و مشاعرۂ نعت

۱۲؍اکتوبر بروز چہارشنبہ انجمن کا سالانہ جلسۂ سیرت جامع مسجد کاکوری کے سامنے بازار کے میدان میں بعد عشا ۸½ بجے سجی ہوئی بارگاہ میں شروع ہوا۔ قاری محمد صدیق صاحب نے سیرتِ رسولؐ پر مکمل روشنی ڈالی۔ مولانا عبدالحلیم صاحب فاروقی نے بھی آنے کا وعدہ فرمایا تھا مگر خرابیٔ طبیعت کی بناء پر معذرت کہلا بھیجی۔ مجمع گذشتہ سالوں کے مقابلہ میں زیادہ رہا۔ پونے دس بجے نعتیہ مشاعرہ شروع ہوا جس میں جناب حنیف صاحب گونڈوی جناب معین صاحب لکھنوی جناب عادل صاحب لکھنوی۔ سید اختر صاحب لکھنوی جناب قمر صاحب لکھنوی۔ جناب حیات وارثی صاحب لکھنوی جناب حفیظ صاحب نعمانی جناب نسیم صاحب لکھنوی۔ جناب عبرت صاحب صدیقی۔ جناب مولانا ارادت اللہ صاحب حکیم فرنگی محلی نے شرکت فرمائی۔ شعراء وطن میں سے اسیر کاکوروی۔ یوسف صاحب کاکوروی وحید صاحب کاکوروی کلیم صاحب کاکوروی اثر صاحب کاکوروی۔ بیکس صاحب کاکوروی۔ ضیاء رضا صاحب شاہجہانپوری نے غزلیں پڑھیں۔ مشاعرہ بہت کامیاب رہا۔ بڑی خوبی یہ رہی کہ مجمع آخیر وقت تک ساکت و صامت سنتا رہا۔ قریب ۲½ بجے انتظار احمد صاحب علوی نے زاہر حرم صدیقی کا سلام نہایت خوش الحانی سے پڑھا آخر میں مہمان شاعر جناب حفیظ صاحب نعمانی نے اپنا سلام سنایا۔ مشاعرہ بخیر و خوبی ۳½ بجے اختتام پذیر ہوا۔

ولادت :۔ بیگم محمد صدیق خاں صاحب مغل محلہ کی اطلاع ہے کہ بیگم صاحبہ کے یہاں ۲۶؍اکتوبر کو علی الصبح لڑکا پیدا ہوا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ بیگم صاحبہ شاہ مینا اسپتال میں داخل ہیں۔

کارِ خیر ــ تالاب اور نل کی تعمیر

کٹرہ بازار کے مشہور بیوپاری لالہ درگا جی کے تینوں صاحبزادوں (پرمود دیال۔ رام دیال۔ شیو دیال) نے ایک تالاب سیتلوں سے ملا ہوا آراضی پر رفاہ عام کے لئے اور ایک پانی کا نل سیتلوں کے اندر لگوانے کا اعلان کیا ہے تالاب کی تو نیو بھی ۲۶؍اکتوبر کو ڈالی گئی ہے سامان اکٹھا ہونے پر پختہ مکان بنانے کی تیاری شروع ہو جائیگی۔

کاکوری اسکول اولڈ بوائز یونین

ہمیں یہ سنکر دلی مسرت حاصل ہوئی کہ بعض ہمدردانِ وطن اس کوشش میں ہیں کہ کاکوری اسکول کی یادگار کے طور پر اولڈ بوائز یونین قائم کریں۔ نومبر میں ایک اہم جلسہ بھی اس سلسلے میں ہونے والا ہے۔ ہم کاکوری اسکول کے ہر طالب علم خواہ وہ کسی عہدے پر کیوں نہ ہوں ہندوستان میں ہوں یا پاکستان میں استدعا کرتے ہیں کہ وہ اپنے صحیح پتے سے طاہر محسن صاحب علوی دفتر نور اللغات یا اڈیٹر صاحب کاکوری اخبار پریم کلب کو مطلع فرمائیں۔

کاکوری ہیروز :۔ اس انجمن نے قاضی ولی حیدر کرکٹ ٹورنامنٹ میں وطن کا نام رکھ لیا اس کے بعد بھی مختلف مقامات پر باہر بھی ٹیم کھیلنے گئی اور کامیاب واپس ہوئی ادھر دو سال سے گوشۂ گمنامی میں پڑی ہوئی تھی۔ کھلاڑیوں میں نیا جذبہ پیدا ہوا۔ ایک میٹنگ ۲۴؍اکتوبر کو کاکوری اسکول فیلڈ میں منعقد ہوئی جس میں متفقہ یہ طے پایا کہ ہیروز کلب کو پھر زندہ کیا جائے چنانچہ جلسہ ہی میں سو سوا سو روپیہ کا چندہ جمع ہو گیا دوسری اہم باتوں اور ضروریات کو طے کرنے کے لئے قریب ہی تاریخوں میں میٹنگ ہونا طے پائی ہے

روانگی :۔ بیگم عبدالوالی صاحب جو ابھی تک وطن میں قیام پذیر تھیں اب مغربی پاکستان اپنے مستقر پر روانہ ہو گئیں۔

محمد ذکی صاحب خالدی یہ خبر بھی مسرت کے ساتھ سنی جائے گی کہ موصوف کا تقرر ہو گیا ہے آپ یکم نومبر کو ٹاٹا کمپنی موکاناگھاٹ پٹنہ پہونچکر چارج لے لیں گے۔ غالباً ۲۸؍اکتوبر کو آپ روانہ ہو جائیں گے۔ جبکہ ۳۰؍اکتوبر کو خبر کے مطابق ذکی خالدی صاحب کی والدہ اور بہن بیگم مرتضیٰ صاحب خالدی بمبئی کے لئے روانہ ہو جائے گی۔ لیکن خبر ہے کہ روانہ ہو گئے۔

شفیق احمد صاحب علوی جو مغربی پاکستان اعزا سے ملنے گئے ہوئے تھے آج ۳۰ اکتوبر کو وطن واپس آ گئے۔

ثابت علی صاحب عباسی مع شجاعت علی صاحب عباسی اور کرم علی صاحب عباسی کے جارصو ہو۔ چھٹیوں میں اورنگ آباد تشریف لائے تھے چار پانچ دن قیام کے بعد واپس تشریف لے گئے

اوصاف علی صاحب عباسی بھی آجکل بمبئی سے اورنگ آباد آئے ہوئے ہیں۔ خیال ہے کہ کچھ دنوں قیام فرمائیں گے۔

علالتیں :- عرس کے بعد سے حضرت مولانا شاہ مصطفےٰ حیدر صاحب کی کچھ طبیعت ایسی بے کیف اور سست رہنے لگی تھی نزد کا تسلسل تو قائم ہی ہو گیا تھا۔ شفاء الملک حکیم عبدالحمید صاحب لکھنؤ کے مشہور طبیب سے مشورہ لیا گیا جنھوں نے مسہل تجویز فرمائے۔ اکیس بائیس منضج دینے کے بعد اب مسہل دے رہے ہیں۔ تین مسہل ہو چکے ہیں ممکن ہے چوتھے کے لئے بھی حکیم صاحب فرما دیں۔

والدہ عبدالواسع صاحب علوی۔ موصوفہ لکھنؤ میں ڈاکٹر سری واستو صاحب کے زیر علاج تھیں۔ دواؤں کا استعمال جاری ہے کافی فائدہ ہو چکا ہے حتیٰ کہ معالج نے گھر آنے کی اجازت دیدی ہے چلنے پھرنے کا مشورہ دیا۔ کاکوری آگئیں ہیں یہاں آکر کسی قدر گھٹنوں میں درد شروع ہو گیا ڈاکٹر صاحب کو حال بھیجا انھوں نے ہدایات دی ہیں اللہ تعالیٰ شفا دے۔

ہاجرہ بی بی والدہ قمر احمد صاحب صدیقی بجنوری اس طرف بہت بیمار ہو گئی تھیں۔ بجنور سے لکھنؤ آگئیں تھیں زیر علاج ہیں۔ ٹائیفائیڈ میں مبتلا ہیں۔ معالج نے بڑی مشکل سے ضروری ہدایات کے بعد بغرض تبدیل آب و ہوا کاکوری آنے کی اجازت دیدی۔ آجکل کاکوری میں قیام ہے ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ تولید خون کم ہے کمزوری رفتہ رفتہ کم ہو گی۔

معین احمد صاحب علوی برانچ کی ایک خبر میں بتایا گیا ہے کہ اب کی تعطیلات کے بعد سے موصوف کی طبیعت خراب رہی ڈاکٹر کو دکھایا۔ ان کا خیال ہے کہ بلڈ پریشر لو ہو گیا ہے دوائیں استعمال کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ شفائے کلی دے۔

نہال سلمہ جو ان کے ہمراہ ہے وہ عرس میں شرکت کے بعد وہاں جا کر بیمار پڑ گیا ابھی طبیعت ٹھیک نہیں ہوئی ہے۔ آجکل پیچش بھی ہو گئی ہے۔

بیگم اشتیاق علی صاحب صدیقی اورنگ آباد کی ایک اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ موصوفہ شدید نزلہ و بخار میں مبتلا ہو گئیں۔ ڈاکٹر آشارام صاحب کو رجوع کیا گیا ہے۔ کسی قدر سکون ہے ابھی ازالہ مرض نہیں ہوا ہے۔

ناہید دختر شفقت علی صاحب عباسی کے بارے میں اطلاع ملی ہے کہ پہلے تو دانتوں میں خرابی اور درد پیدا ہوا تھا میڈیکل کالج کے دانتوں کے شعبہ میں دکھایا گیا اس کے بعد ہی ایک بتوڑی سی پیدا ہو گئی جس کا ڈاکٹر چاولا صاحب نے آپریشن کیا آج یہ خبر ملی ہے کہ ٹیومر کا بھی اثر معلوم ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اور شفائے کلی عطا فرمائے۔

الیکشن نامزدگیاں

اتر پردیش میں آئندہ ہونے والے لوکل باڈیز کے انتخابات کے سلسلے میں آج ۱۷ اکتوبر کو نامزدگیاں داخل کرنے کی تاریخ تھی کاکوری ٹاؤن ایریا کے لئے تین ناموں کی نامزدگیاں ہوئیں۔ محمد کامل خاں آزاد۔ تحسین علی عباسی آزاد۔ ڈاکٹر رام سروپ آزاد اور ۱۰ ممبروں کے لئے ۲۱ نامزدگیاں داخل ہوئی ہیں۔ قصبہ میں چار وارڈس ہیں۔

احاطہ حضرت صاحب وارڈ سے

محمد رفیق خاں۔ محمد وحید انصاری۔ سکھ لال۔ ٹھاکر ہرکشن سنگھ پلی ہرکشن

چودھری محلہ وارڈ :- ظہیرالدین۔ دبیر حسن۔ لنگو انصاری۔ ڈاکٹر سراج احمد۔ روشن لال۔

۸

کمرہ وارڈ

رام کشن، رگھو ناتھ، جا شنکر، جن سنگھ، چند ڈونسار، جن سنگھ، رام دتار، جن سنگھ، سلیم ۱۹ر اکتوبر کا غذات کی جانچ کے لئے مقرر تھی۔ کسی نے کوئی اعتراض کیا نہیں۔ ۲۲ر تاریخ نام واپس لینے کی مقرر ہے۔

انتقال پُر ملال

اورنگ آباد سے عزیزی حسن احمد عثمانی نے اس جانکاہ حادثہ کی اطلاع دی ہے کہ ۱۹-۲۰ اکتوبر کی شب میں مظہرالدین حسین صاحب نے انتقال کیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اللہ تعالےٰ مرحوم کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان خصوصاً غمزدہ بیوہ اور غمگین بچوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

مرحوم بڑی خوبیوں کے انسان تھے کاکوری اخبار سے خاص شغف تھا اگرچہ نظر جواب دے چکی تھی۔ مگر پڑھوا کر سنا کرتے تھے چار بچے یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحوم ایک عرصہ تک ملازم رہے۔ آخر زمانہ میں اورنگ آباد کو سکونت اختیار کر لی تھی

دوسرے روز بعد ظہر مسجد چوک میں نماز جنازہ پڑھی گئی اس کے بعد تدفین عمل میں آئی۔ ہمیں اس جانکاہ حادثہ پر مرحوم کے جملہ اعزا و پسماندگان سے دلی ہمدردی ہے۔

کیا قصہ ہے پاکستانی ڈاک اب کی بھی نہیں آئی؟

ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا صورت حال ایسی پیدا ہو گئی کہ گذشتہ اشاعت بھی پاکستانی ڈاک سے خالی گئی اس مرتبہ بھی آج ۲۷ر ۲۸ر گذر چکی ہے ہنوز ڈاک کا پتہ نہیں ہم سکریٹری صاحب انجمن اخوان الصفا کی توجہ اس طرف مبذول کراتے ہیں۔ اگر کوئی خاص اسباب درپیش ہیں تو کم از کم اتنا تو مطلع کرنا تھا کیا اختیار رد کر دیا جائے کیونکہ بہت بڑا مقصد اخبار نکالنے کا جب پورا نہیں ہو پاتا تو پھر لغو اور

حرکت قلب بند

آج ۲۲ر اکتوبر: اظہیر علی صاحب صدیقی کی والدہ کا حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال ہو گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مرحومہ بڑی خوبیوں کی عابدہ و زاہدہ بی بی تھیں۔ ستر بہتر سال کی عمر پائی۔ مغرب کے لئے وضو کا پانی مانگا۔ وضو کر رہی تھیں۔ تنفس کیفیت معلوم ہوئی۔ بڑے بیٹے منجھو میاں کو آواز دی۔ بیٹے نے گردن میں سہارا دے لٹا دیا ڈاکٹر کو بلانے کے لئے آدمی بھیجا۔ صرف دو مرتبہ اتنا تو بیٹے سے کہا کہ اچھا بھیا ہم جاتے ہیں۔ ڈاکٹر پہونچنے سے پیشتر روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ مرحومہ نے تین بیٹے اظہر علی و مشہد علی۔ منظر علی۔ اور چار بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں اللہ مرحومہ کو جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور پسماندان کو صبر جمیل عنایت فرمائے۔

کا وجود بیکار ہے اگر کسی ایک پر اعتراض ہے یا کوئی مجبوری ہے تو کسی دوسرے کو ذمہ داری سپرد کیجئے۔

محمد عارف صاحب علوی کا تبادلہ سکھر:- مغربی پاکستان کی ایک معتبر تحریر سے اطلاع ملی ہے کہ موصوف کا تبادلہ ترقی پر کراچی سے سکھر کا ہو گیا۔ موصوف ڈویژنل کمرشیل آفیسر ہو کر سکھر جا رہے ہیں۔

عارف صاحب اس طرف بخار میں مبتلا ہو گئے تھے۔ ڈاکٹر محمد کاشف کے زیر علاج رہے دفتر بھی نہ جا سکے۔ اب الحمد للہ بہتر ہیں۔ اور دفتر جانے لگے ہیں۔

ڈاکٹر سید احمد علی نسیم نے سرفراز قومی پریس میں چھپوا کر دفتر کاکوری اخبار کاکوری سے شائع کیا۔